© rasailojaraid.com

مولانا محمد عبید اللہ عفیف

الاستفتاء

احمد دین کوٹ کبیر ضلع وہاڑی سے لکھتے ہیں :

"اگر خاوند دیوانہ یا کوڑھی یا پھلبہری والا یا مرگی والا ہو تو اس کی بیوی کیا کرے ؟ یا اگر بیوی ان عوارض میں مبتلا ہو تو اس کا خاوند کیا کرے ؟ جس وقت شادی ہوئی ہے ، اس وقت پتہ نہیں چلا بعد میں پتہ چلا !"

الجواب بعون الوھاب ، ومنه الصدق والصواب :

صورت مرقومہ میں اگر بیوی مجنونہ ، کوڑھی یا پھلبہری کی مریضہ ہو تو خاوند کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیوی سے فسخ نکاح کروا سکتا ہے اور فسخ کے علاوہ خاوند بیوی کو بلا وجہ طلاق دینے کا بھی مجاز ہے تاہم ایسی صورت میں سخت گنہگار ہوتا ہے لیکن جب بیوی پاگل یا کوڑھ یا برص یعنی پھلبہری کے مرض میں مبتلا ہو تو خاوند بلا شبہ اسے طلاق دے سکتا ہے اور ایسی صورت میں خاوند عند اللہ گنہگار اور خطا کار ہرگز نہیں ہوگا !

اور اسی طرح اگر خاوند پاگل ، یا کوڑھی یا پھلبہری کا شکار ہو جائے تو بیوی بھی نکاح فسخ کروا سکتی ہے اور بیوی کے اس حق کو قطعاً چھینا نہیں جا سکتا۔

۱۔ چنانچہ مسند احمد میں یزید بن کعب بن عجرۃ سے مروی ہے :

"اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا وَوَضَعَ ثَوْبَهُ وَقَعَدَ عَلَى الْفِرَاشِ اَبْصَرَ بِكَشْحِهَا بَيَاضًا فَامَازَ عَنِ الْفِرَاشِ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ عَلَيْكِ ثِيَابَكِ وَلَمْ يَأْخُذْ مِمَّا اٰتَاهَا شَيْئًا" ۔ (زاد المعاد ج ۴ ص ۳)

"کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا ، جب آپؐ اس کے پاس فراش پر بیٹھے تو آپؐ نے اس کے پہلو میں پھلبہری کی سفیدی دیکھی تو اس کو فراش سے علیحدہ کر دیا ۔ اور پھر آپؐ نے اس کو جو کچھ مہر میں دیا تھا وہ اسے چھوڑ دیا ۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۔ عن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال ایما امرأۃ غر بہا رجل بہا جنون او جذام او برص فلہا المھر بما اصاب منہا و صداق الرجل علی من غرہ
فی لفظ آخر قضی عمر رضی اللہ عنہ فی البرصاء والجزماء والمجنون اذا دخل بہا فرق بینہما والصداق لہا بمسیسہ ایاھا وھو علی ولیہا"
(مؤطا امام مالک صہ زاد المعاد صہ ۳۰ ج ۴۔ ورواہ الدارقطنی ایضا منتقی)

"حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص دیوانی یا کوڑھی یا پھلبہری کی بیماری والی عورت کے ساتھ دھوکا دیا گیا تو اس عورت کے لیے مہر ہے اور اس کا خاوند اس شخص سے وصول کرے جس نے دھوکہ دیا ہے۔ امام مالک اور دارقطنی نے اس کو روایت کیا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب پھلبہری والی یا دیوانی عورت کے ساتھ ہم بستر ہو جائے تو حضرت عمرؓ نے اس کی بابت یہ فیصلہ کیا ہے کہ خاوند بیوی میں جدائی کرائی جائے اور بوجہ ہم بستر ہونے کے خاوند مہر دے اور خاوند ولی سے یعنی عورت کے ولی سے مہر کی رقم وصول کرے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کے ان فیصلوں میں اگرچہ عورت کا ذکر ہے۔ لیکن اگر مرد ایسا ہو یعنی کوڑھ۔ برص، اور دیوانگی کی بیماری کا مریض ہو تو وہ بطریق اولیٰ اس حکم میں داخل ہے یعنی پھر بیوی کو ایسے خاوند سے فسخ نکاح کے ذریعہ گلوخلاصی کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عورت میں اگر یہ بیماریاں ہوں تو مرد طلاق دے کر عورت کو جدا کر سکتا ہے اس کو فسخ نکاح کی ضرورت نہیں مگر باوجود ضرورت نہ ہونے کے مرد کو فسخ نکاح کا اختیار دیا گیا ہے۔ تو عورت کو بطریق اولیٰ یہ اختیار ہونا چاہیئے کیونکہ عورت کے ہاتھ میں طلاق نہیں، تاکہ اپنے خاوند کو طلاق کے ساتھ جدا کر دے، اس کے لیے سوائے فسخ کے جدائی کی کوئی صورت ہی نہیں، پس اس کے لیے حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ زیادہ لائق ہے چنانچہ مغنی ابن قدامہ میں ہے:

"الکلام فی ھذہ المسئلۃ فی فصول اربعۃ الاول ان خیار الفسخ یثبت لکل واحد من الزوجین لعیب یجدہ فی صاحبہ فی الجملۃ، روی ذلک عن عمر بن الخطاب وابنہ وابن عباس وبہ قال جابر والشافعی واسحٰق"

(مغنی ابن قدامہ صہ ۶۵۰ ج ۶)

کہ خیار کے مسئلہ کی بحث چار فصلوں میں ہے پہلی بحث یہ ہے کہ عیب کی وجہ سے میاں بیوی میں سے ہر ایک کو ایک دوسرے کے خلاف خیار فسخ ثابت ہے چنانچہ حضرت عمرؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباس سے بھی مروی ہے حضرت جابرؓ، امام شافعیؒ اور امام اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ یعنی عیب حادث ہو یا نکاح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے پہلے اس کا علم نہ ہو یا ہو یا تندرست جوڑے میں سے کسی ایک کو بعد میں ہوا ہو بہر حال ہر صورت میں میاں اور بیوی کو فسخ نکاح کا اختیار حاصل ہے۔"

اور حافظ ابن القیم الجوزیؒ فرماتے ہیں:

"والقیاس ان کل عیب ینفر الزوج الآخر منہ ولا یحصل بہ مقصود النکاح من رحمۃ والمودۃ یوجب الخیار"۔ (ص ۲۱ ج ۴)

کہ "عقل سلیم اور قیاس صحیح یہ ہے کہ میاں یا بیوی میں اگر ایسا عیب پایا جائے جس سے میاں یا بیوی نفرت کرے نیز اس عیب کی موجودگی میں نکاح کا بنیادی مقصد یعنی باہمی رحمت اور مودت حاصل نہ ہو تو وہ عیب خیار فسخ کو واجب قرار دیتا ہے۔"

فیصلہ

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں میاں یا بیوی میں سے اگر کوئی فریق جذام، جنون اور برص کا مریض ہو اور دوسرا فریق اس کے ساتھ نباہ نہ کر سکتا ہو تو شرعاً اس کو فسخ نکاح کے لیے نالش کا حق حاصل ہے۔ اگر خاوند بیوی سے جماع کر چکا ہو تو فسخ کے وقت اس کو مہر دینا ہوگا یعنی جب مرد حقِ فسخ استعمال کرے گا تو پھر اس کو مہر دینا پڑے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اعلان ضروری

راقم الحروف گھر سے دفتر تک سفر کرتے ہوئے اپنا بیگ ہاتھ دھو بیٹھا ہے جس میں دیگر ضروری کاغذات کے علاوہ کچھ رسیدات (سالانہ زرتعاون) بھی شامل تھیں۔ یہ رسیدیں جن حضرات کے نام روانہ کی جانے والی تھیں ان کے خریداری نمبر درج ذیل ہیں:

۱۷۲۹ - ۱۶۹۴ - ۱۶۹۹ - ۱۷۵۷ - ۱۸۰۹ - ۱۸۸۵ - ۲۰۰۸ - ۲۰۱۰ - ۲۰۲۸ - ۲۰۲۹ - ۲۰۳۰ - ۲۰۳۵ - ۲۰۵۹ - ۲۱۳۰ - ۲۱۹۱ - ۲۱۹۳ - ۲۱۹۴ - ۲۱۹۵ - ۲۱۹۶ - ۲۱۹۷ - ۲۱۹۸ - ۲۱۹۹ - ۲۲۰۱ - علاوہ ازیں رسید نمبر ۳۷۷۴ قیمتی مبلغ ساٹھ روپے بنام محمد الیاس صاحب بکمپو بحساب ایجنسی ہے اور رسید نمبر ۳۷۷۵ بنام مولانا حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی بحساب ایجنسی ہے قیمتی مبلغ نوّے روپے ـــــ ان تمام رسیدات کی ڈوپلیکیٹ کاپیاں دفتر میں موجود ہیں۔ قارئین نوٹ فرمالیں۔

○ ـــــ جن حضرات کو گزشتہ ماہ سالانہ چندہ کے خاتمہ کی اطلاع دی گئی تھی اس ماہ ان کے نام ترجمان بذریعہ وی پی روانہ کیا جارہا ہے ـــــ اطلاعاً عرض ہے۔

والسلام

(ناظم دفتر اکرام اللہ ساجد)

© rasailojaraid.com